59866-استعمال کے لیے تیار کردہ زیور کی زکاۃ

سوال

1994 میں شادی کے موقع پر میرے سسر نے میری بیوی کو(560) گرام وزنی سونے کا زیور دیا، اور جب میری بیوی کے ہاں پیدائش ہوئی تو رشتہ داروں کی جانب سے کچھ سونے کے ٹکڑے بطور ہدیہ ملے، اور اسی طرح میں نے 1994 سے 2004 کی مدت کے دوران اپنی بیوی کے لیے کچھ زیور خریدا اب میری بیوی نے مجھے بتایا ہے کہ ہمارے ذمہ دو سو چالیس گرام سونا بطور زکاۃ ادا کرنا ہو گا.
میرا سوال یہ ہے کہ : کیا میں ان تینوں قسم کے سونے کی ادا کروں، تفصیل اور دلیل کے ساتھ واضح کریں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

زیب و زینت اور پہننے کے لیے تیار کردہ زیور میں زکاۃ کے مسئلہ میں علماء کرام اختلاف رکھتے ہیں.

احناف اس میں زکاۃ کو واجب قرار دیتے اور جمہور علماء کرام مالکیہ شافعیہ اور حنابلہ واجب قرار نہیں دیتے.

احناف کا قول راجح ہے، اس کے کئی ایک دلائل ہیں :

1– سونے اور چاندی میں زکاۃ کے وجوب کے دلائل کا عموم جن میں استعمال کے لیے زیور وغیرہ میں کوئی تفریق نہیں ہے.

2– نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی دو بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھ کر فرمانے لگے :

اے عائشہ یہ کیا ہے ؟ تو میں نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ اس لیے تیار کی ہیں تا کہ آپ کے لیے ان سے بناؤ سنگھار اور زینت اختیار کروں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا ان کی زکاۃ دیتی ہو؟

میں نے عرض کیا : نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تیرے لیے یہ آگ ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (155).

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے.

الفتخات : بڑی انگوٹھی، اورالورق چاندی کو کہتے ہیں.

3- عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اوراس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی، اوراس کی بیٹی کے ہاتھوں میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"کیا اس کی زکاۃ دیتی ہو؟

تووہ کہنے لگی : نہیں، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ اللہ تعالی اس کے بدلے میں تجھے روزقیامت آگ کے کنگن پہنائے ؟

راوی کہتے ہیں کہ : تواس عورت نے وہ دونوں کنگن اتاردیے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھینک کر کہنے لگی : یہ دونوں اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں"

سنن ابوداود حدیث نمبر (1563) سنن نسائی حدیث نمبر (2479) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

دوم :

جب آپ کے علم میں آیا کہ اس میں زکاۃ واجب ہے اس وقت سے لیکر آپ پر زکاۃ کی ادائیگی واجب ہے، لیکن وہ سال جن میں آپ کو یہ علم نہیں تھا کہ زیور پر زکاۃ واجب ہے، ان برسوں کی زکاۃ نکالنا لازم نہیں ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے ایسی عورت کے متعلق دریافت کیا گیا جس کے پاس پہننے کے لیے زیور تھا اوراس کے پاس کئی برس تک رہا، پھراسے علم ہوا کہ اس میں زکاۃ واجب ہے، تو کیا اسے گزشتہ سب برسوں کی زکاۃ نکالنا لازم ہے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

"جب سے اسے علم ہوا کہ استعمال کے لیے بنایا جانے والے زیورمیں زکاۃ واجب ہے، اسے اس وقت سے زکاۃ دینی لازم ہوگی، لیکن وہ برس جن میں اسے زیور پر زکاۃ کے وجوب کا علم نہیں اس کی آپ پر زکاۃ نہیں ہے، کیونکہ علم ہونے کے بعد احکام شریعت لازم ہوتے ہیں"

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (84/2).

اوراس جیسے ہی ایک سوال کے جواب میں شیخ نے کہا :

"اسے چاہیے کہ وہ مستقبل میں ہر سال اس کی زکاۃ ادا کرے اگر وہ نصاب کو پہنچتا ہو.... لیکن وہ برس جواس میں زکاۃ کے وجوب کا علم ہونے سے قبل گزرچکے ہیں اس میں جہالت اورشبہ کی بنا پر کچھ نہیں ہے، کیونکہ بعض اہل علم پہننے والے زیورمیں زکاۃ کے وجوب کے قائل نہیں ہیں لیکن راجح یہی ہے کہ جب نصاب تک پہنچے اوراس پر سال مکمل ہوجائے تواس میں زکاۃ واجب ہے، کیونکہ اس کی کتاب وسنت میں دلیل ملتی ہے.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (85/2)

سوم :

استعمال کے لیے تیار کردہ زیورات جب سونے اور چاندی کے ہوں تو اس میں زکاۃ واجب ہے ، لہذا اس بنا پر اگر تو آپ کے خریدے ہوئے زیورات سونے اور چاندی کے نہیں تو اس میں زکاۃ نہیں ہے .

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (40210) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چہارم :

زکاۃ زیورات کے مالک کے ذمہ ہے نہ کہ خاوند کے ذمہ.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"زیورات کی زکاۃ اس کی مالکہ پر ہے ، اور اگر اس کا خاوند یا کوئی اور اس کی اجازت سے زکاۃ ادا کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں ، اور سونے سے ہی زکاۃ نکالنی واجب نہیں ، بلکہ ہر برس سال مکمل ہونے پر مارکیٹ میں سونے اور چاندی کی قیمت کے مطابق اس کی قیمت سے بھی زکاۃ نکالی جا سکتی ہے"

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (85/2).

لیکن .... اگر آپ دونوں کو دیے گئے ہدیہ جات اور تحفے میں سے آپ نے اپنا حصہ اپنی بیوی کو نہیں دیا تو پھر اگر وہ حصہ نصاب جو کہ پچاسی گرام سونا ہے تک پہنچتا ہو تو آپ پر اس کی زکاۃ نکالنا واجب ہے .

زکاۃ کی مقدار اڑھائی فیصد (2.5%) ہے ، لہذا سو گرام میں سے اڑھائی گرام زکاۃ نکالی جائے گی .

واللہ اعلم .